ختم نبوت

کورس

موضوع

عقیدہ ختم نبوت

سبق نمبر 11

عنوان

عقیدہ رفع ونزول مسیح علیہ السلام

انوارِ ختمِ نبوّت ٹرسٹ پاکستان

زیرِ نگرانی

انٹرنیشنل ختم نبوۃ موومنٹ پاکستان

بحث ثانی رفع ونزول مسیح علیہ السلام

سبق نمبر 11 کا خلاصہ:

(1) اس سبق میں ہم پڑھیں گے کہ آیا اصل موضوع حیات و وفات عیسیٰ علیہ السلام ہے یا رفع ونزول سیدنا عیسیٰ علیہ السلام۔

(2) موضوع پر بات کرنے کے لیے کیا طریقہ اختیار کرنا چاہیے؟

(3) مرزا قادیانی کے نزدیک مجددین کی حیثیت اور مجدد کی تعریف۔

(4) تیرہ صدیوں کے مجددین کی فہرست۔

(5) چند اہم قواعد جو ہر موضوع کے لیے معاون ہیں۔

(6) مرزا قادیانی کی زبانی صادر شدہ اس کے ہی عقائد کے خلاف قوائد

دو اہم ہدایات

(1) پہلے ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق عقیدے پر مرزا قادیانی کے اقوال پڑھ چکے ہیں انہیں ذہن نشین رکھیں۔

(2) دوسری بات یہ بھی ذہن میں رکھیں کہ جب بھی بات کسی بھی منکرِ حیات عیسیٰ علیہ السلام سے اس موضوع پر کرنی ہو تو دو باتیں طے کرلیں کہ:

(1) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تمام احوال خرق عادات میں سے ہیں۔

(2) اگر مرزائیوں سے کرنی ہو تو یہ بھی طے کرلیں کے رفع ونزول سیدنا عیسیٰ علیہ السلام پر گفتگو ہوگی مگر دعاوی مرزا کی روشنی میں۔ یقین مانیں میدان آپ کا ہوگا۔ ان شاء اللہ

تنقیح موضوع

مرزائی عموماً عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق حیات و وفات کے عنوان پر بحث کرتے ہیں حالانکہ یہ عنوان بالکل غلط ہے۔ قادیانیوں نے بڑی مکاری وعیاری سے کام لیتے ہوئے ان غلط عنوان کو موضوع بحث بنا رکھا ہے۔ موضوعِ بحث درحقیقت رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام کے عنوان سے ہونا چاہیے۔ اس لیے کہ رفع ونزول کے لیے حیات ووفات لازم ہے۔ لیکن حیات وفات

کے لیے رفع وعدم رفع لازم نہیں۔ اصولاتو وہی موضوع گفتگو ہے مگراس موضوع میں بھی وہ اپنی ضداور ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے حیات ووفات کا عنوان ہی طے کرتے ہیں اوراس میں بھی مرزا قادیانی کے بیان کردہ عقائد پر گفتگو نہیں کرتے (وہ عقائد ترتیب کے ساتھ اپنے مقام پر ان شاءاللہ ذکر کیے جائیں گے) اگر یہ موضوع طے ہوتو اس پر تنقیح موضوع یوں ہوگا:

طریق نمبر 1:

مرزائیوں اور ہمارے درمیان اتفاق ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے آنے کے بارے میں احادیث متواترہ موجود ہیں جن میں ان کے آنے کا تذکرہ ہے، قران میں بھی اشارات موجود ہیں آگے اختلاف اس بات میں ہے کہ ہم کہتے ہیں وہی عیسیٰ علیہ السلام جو پیمبر بنی اسرائیل تھے، تشریف لائیں گے جبکہ مرزا ساب یہ کہتے ہیں کہ وہ فوت ہو چکے اب انہی کی خوبیوں والا کوئی آدمی اس امت میں پیدا ہوگا اور وہ مسیح موعود کہلائے گا اور وہ میں ہوں...... اس مثال کو یوں سمجھیں کہ جیسے ایک عدالت میں ایک آدمی درخواست دے کہ فلاں بندہ مرگیا ہے اور میں اس کا وارث ہوں اس لیے اس کی تمام جائیداد میرے نام منتقل کر دی جائے تو عدالت اس سے دوسر ٹیفکیٹ مانگے گی (1) پہلا کہ فلاں جو فوت ہوا ہے اس کا ڈیتھ سرٹیفکیٹ جمع کراؤ عدالت میں (2) آپ کا اس مرنے والے سے کیا رشتہ ہے جو اس کی جائیداد کا وارث بن رہا ہے؟ اس پر سرٹیفکیٹ لاؤ۔

بالکل یہی حالت یہاں ہے مرزا قادیانی کے دعوے کا ایک جز ہے عیسیٰ (علیہ السلام) فوت ہوگئے اور دوسرا کہ میں ان کی جگہ پر ان کی خوبیوں کی مشابہت رکھتا ہوں، اب جو ان پر ایمان لانا تھا وہ میری طرف منتقل ہو گیا اب مجھے عیسیٰ مانا جائے اور ان کی جگہ مجھ پر ایمان لانا منتقل ہوا۔ اب ان کے ذمہ پہلے یہ پیش کرنا ہوگا کہ وہ مرزا قادیانی کے عیسیٰ ہونے کا سرٹیفکیٹ لائیں قرآن یا حدیث سے، صیغہ ماضی کے ساتھ۔ جس کا ترجمہ ہو "عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں" اور دوسرا کہ سب کچھ میری طرف منتقل ہو چکا ہے نام، ایمان لانا اور حکمرانی وغیرہ۔

چند عمومی قواعد:

جن کی روشنی میں ہر عقیدہ سمجھنے میں آسانی ہوگی، قبول حدیث کے حوالے سے

(1) پہلے تو یہ بات یاد رکھیں جو کہ مقدمہ میں بھی بتائی گئی ہیں خلاصۃً کہ جب بھی مرزائیوں سے بحث ہو، حیات عیسیٰ (علیہ السلام) کے عقیدہ پر تو یہ بات ضرور طے کر لیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے احوال عادات میں سے نہیں ہیں بلکہ خرق عادت میں سے ہیں (جیسے کہ خود قرآن نے ان کی وضاحت کی ہے) پھر کوئی مشکل پیش نہیں آئے گی۔

(2) کسی حدیث کے قابل قبول ہونے کے لیے پانچ شرطیں ہیں:

(1) قرآن پاک کی نص کے خلاف نہ ہو۔

(2) حدیث متواتر یا مشورہ کے خلاف نہ ہو۔

(3) خیر القرون میں متروک العمل و نا قابلِ حجت نہ ہو۔

(4) عوام کو عام پیش آنے والے مسائل کے خلاف نہ ہو۔ کیونکہ حدیث اگر ضعیف بھی ہو، اس میں مذکورہ شرائط ہوں تو قابل عمل اور حجت ہوتی ہے۔

(5) ایسے ہی جس حدیث کو تلقی بالقبول کا درجہ حاصل ہو جائے اگر چہ اس کی سند صحیح درجہ کی نہ بھی ہو وہ صحیح کے حکم میں ہوتی ہے جیسا کہ توجیہ النظر صفحہ 85 اور تدریب الراوی صفحہ 67 پر ہے۔

یحکم للحدیث بالصحۃ اذا تلقاہ الناس بالقبول و ان لم یکن لہ اسناد صحیح۔

(3) امام ابوداؤدؒ فرماتے ہیں:

اذا تعارض الخبران عن النبی ﷺ انظر الی ما عمل الصحابۃ بعدہ (ابو داؤد)

اگر حضور ﷺ سے مروی دو احادیث میں تعارض آ جائے تو عمل صحابہ کو دیکھ کر اس پر عمل کیا جائے گا جو صحابہ کا عمل ہو۔

(4) اسی اوپر والے ضابطے کی توضیح علامہ خوارزمی اپنی کتاب ''الاعتبار'' میں کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ اگر کسی مسئلہ میں اختلاف پیدا ہو جائے اور فریقین کے پاس احادیث صحیحہ ہوں تو ان احادیث کو ترجیح ہوگی جو قرآن کے ساتھ موافقت رکھتی ہوں۔

(5) جن لوگوں کو فن حدیث میں ادنیٰ ملکہ بھی ہے ان سے پوشیدہ نہیں کہ محدثین کی حالتیں

اور غرضیں بیان حدیث کے وقت مختلف ہوتی ہیں، انہی حالتوں کی بابت امام مسلمؒ مقدمہ میں تحریر فرماتے ہیں:

کانت لھم تارات یرسلون فیھا الحدیث ارسالا ولا یذکرون من سمعوہ منہ وتارات ینشطون فیھا۔ (مقدمۃ المسلم مطبوعہ مصر صفحہ 20)

یعنی رواۃ حدیث کی طبیعت میں کبھی بشاشت وچستی نہ ہوتی تو حدیث سے کچھ چھوڑ دیتے ہیں، اور طبیعت ہشاش بشاش ہوتی تو سب کچھ بیان کر دیتے ہیں۔

نیز فرماتے ہیں:

مذھبھم فی قبول مایتفرد بہ المحدث من الحدیث ان یکون قد شارک الثقات من اھل الحفظ فی بعض ماروؤا وائعن فی ذالک علی الموافقۃ لھم فاذا وجد کذالک ثمنہ اوبعد ذالک شیئاً لیس عند اصحابہ قبلت زیادتہ (صفحہ) لان المعنی الزائد فی حدیث المحتاج الیہ یقوم مقام حدیث تامر۔ (صفحہ)

یعنی کوئی محدث حدیث کے کسی لفظ کے بیان کرنے میں منفرد ہے تو اس کی قبولیت کے بارے میں محدثین کا مذہب یہ ہے کہ اگر اس محدث کی مشارکت ثقہ حافظین کی بعض روایت (متن) میں ثابت ہو اور وہ دیگر رواۃ حدیث کی موافقت میں کوشش بھی کرتا ہو، پھر اگر اس کے بیان کردہ متن لفظ زیادہ مذکور ہو تو اس کی یہ زیادتی مقبول ہوگی، اس لیے کہ حدیث میں کوئی زائد معنیٰ جس کی ضرورت بھی ہے وہ پوری حدیث کے قائم مقام ہوتا ہے۔

(6) احادیث حسن بصریؒ اگر مرسل نظر آئے تو بھی وہ حجت اور حکم مرفوع ہی ہیں کیونکہ اس کی وجہ بھی حضرت حسنؒ نے بیان کی ہے (دیکھیے) تہذیب الکمال للمزنی) خود فرماتے ہیں:

کل شی ء سمعنی اقوال فیہ قال رسول اللہ ﷺ فھو عن علی ابن ابی طالب غیر انی فی زمان لا استطیع ان اذکر علیا۔

یعنی جتنی حدیثوں کے بارے میں میں کہوں قال رسول اللہ اور صحابی کا نام نہ لوں، سمجھ لو کہ وہ حضرت علی (رضی اللہ عنہ) بن ابی طالب کی روایت ہے۔ میں ایسے (سفاک دشمن آل

رسول حجاج بن یوسف) کے زمانے میں ہوں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نام نہیں لے سکتا۔ معلوم ہوا مراسل حسنؒ مرفوع ہی ہیں۔

اب کچھ ضوابط جو مرزا قادیانی نے بیان کیے وہ بھی دھیان میں رہیں

ضابطہ نمبر 1:

قرآن مجید کے وہ معانی اور مطالب سب سے زیادہ قابل قبول ہوں گے جن کی تائید قرآن شریف ہی میں دوسری آیات سے ہوتی ہو، یعنی شواہد قرآنی۔

(کتاب برکات الدعا صفحہ 13)

ضابطہ نمبر 2:

دوسرا معیار تفسیر رسول اللہ ﷺ ہے۔ اس میں شک نہیں کہ سب سے زیادہ قرآن مجید کے سمجھنے والے ہمارے پیارے اور بزرگ حضرت محمد ﷺ تھے۔ پس اگر آنحضرت ﷺ سے تفسیر ثابت ہو جائے تو مسلمان کا فرض ہے کہ بلا توقف اور بلا دغدغہ قبول کرلے، نہیں تو اس میں الحاد اور فلسفیت کی رگ ہے۔ (ایضاً صفحہ 13 تا 15)

ضابطہ نمبر 3:

تیسرا معیار صحابہؓ کی تفسیر ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ صحابۂ کرامؓ آنحضرت ﷺ کے نوروں کو حاصل کرنے والے اور علم نبوت کے پہلے وارث تھے اور خدا کا ان پر بڑا فضل تھا اور نصرت الٰہی ان کی قوت مدرکہ ساتھ تھی، کیونکہ ان کا نہ صرف قال (ظاہر) بلکہ حال تھا (ایضاً)۔

ضابطہ نمبر 4:

پھر اگر کسی وقت کلام اللہ اور حدیث رسول ﷺ کے سمجھنے میں اختلاف رونما ہو جائے اور خلقت گمراہ ہونے لگے تو اللہ نے اس لیے ہر صدی میں ایسے علمائے ربانی پیدا فرمانے کا انتظام فرما رکھا ہے جو اختلافی مسائل کو خدا اور رسول ﷺ کی منشاء کے مطابق واضح کرتے رہتے ہیں۔

چنانچہ سید المرسلین ﷺ کا ارشاد ہے:

(1) یحمل هٰذا العلم من کل خلاف و دوله ینفوعنه تحریف الغالین و انتحصال المطلین وتاویل الجاهلین (مشکوٰہ صفحہ 36)

(2) ان اللّٰه یبعث لهذه الا مه ة علی رأس کل مائ ة من یجددلها دینها۔
(صفحہ 36 ایضًا)

(3) لا تزال طائفة امتی قائمة بامر اللّٰه لا یضرهم من خزلهم ولا من خالفهم حتٰی یاتی أمر اللّٰه وهم علی ذالك۔
(متفق علیہ بحوالہ مشکوٰۃ صفحہ 583)

ضابطہ نمبر 5:

مرزا صاحب رقم طراز ہیں نصوص کو ظاہری معنٰی پر محمول کرنے پر اجماع ہے۔
النصوص یحمل علی ظو اهرها۔ (ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن: جلد 3۔ صفحہ 390)

ضابطہ نمبر 6:

والقسم یدل علی ان الخبر محمول علی الظاهر لا تاویل فیه ولا استثناء و الا فأی فائدة کانت فی ذکر القسم۔
(حمامۃ البشریٰ صفحہ 14۔ روحانی خزائن: صفحہ 192، جلد 7)

ضابطہ نمبر 7:

جوشخص کسی اجماعی عقیدہ کا انکار کرے تو اس پر خدا اور اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ یہی میرا اعتقاد ہے اور یہی میرا مقصود ہے اور یہی میرا مدعا ہے۔ مجھے اپنی قوم اصول اجماعی میں کوئی اختلاف (انجام آتھم صفحہ 144۔ روحانی خزائن جلد: 11، صفحہ 144) صفحہ 8) فرماتے ہیں مومن کا کام نہیں کہ تفسیر بالرائے کرے من فسر القران برائی فهولیس بمؤمن بل هو اخ الشیطان۔ (اتمام الحجہ۔ صفحہ 4، جلد 8 مصنف مرزا قادیانی)

ضابطہ نمبر 8:

قرآن مجید کے حروف والفاظ کی طرح اس کا مفہوم بھی ہر زمانہ میں موجود اور محفوظ رہا ہے۔

انانحن نزلنا الذکر وانا له لحفظون۔ کے بموجب خدانے ہرزمانہ میں قرآن مجید کے الفاظ، معانی اور مفہوم کی حفاظت علمی وجہ الکمال کرائی ہے۔

(شہادۃ القران، صفحہ:45۔ایام الصلح، صفحہ 55۔روحانی خزائن جلد:16 صفحہ:288 مصنف مرزا قادیانی)

ضابطہ نمبر 9:

مگر وہ باتیں جو مدار ایمان ہیں اور جن کے قبول کرنے اور جاننے سے ایک شخص مسلمان کہلاسکتا ہے وہ ہرزمانہ برابر شائع ہوتی ہیں۔

(کرامات الصادقین، صفحہ 20۔روحانی خزائن: جلد 7، صفحہ 62)

ضابطہ نمبر 10:

اسی طرح (ازالہ اوہام صفحہ:740۔روحانی خزائن: جلد 3، صفحہ 501 میں لکھا ہے ایک نئے یعنی اپنی طرف سے گھڑلینا بھی تو الحاد وتحریف ہے، خدا مسلمان کو اس بچائے۔

ان تمام قواعد وضوابط مرزا کا خلاصہ

اگر بغور یہ ضابطہ ملاحظہ کریں تو یہ نتائج سامنے آئے ہیں:

(1) اصل سند قرآن وحدیث صحیحہ ہیں۔

(2) قرآن وحدیث کا وہی مفہوم معتبر ہوگا جس کی تائید شواہد قرآن سے ہوتی ہو، نیز جسے خود صاحبِ وحی نے بیان فرمایا ہو۔

(3) کسی قرآنی آیت یا حدیث میں اختلاف کی صورت میں صحابہ کا فہم وفیصلہ حجت ہوگا۔

(4) کسی دینی نظریہ یا عقیدہ وعمل کا صحیح مفہوم ومصداق ہرزمانہ میں موجود رہا ہے، کیونکہ خدانے حفاظت دین کا ذمہ خودلیا ہے۔

(5) قرآن وحدیث کے نصوص کو ظاہر پر رکھنا فرض اور طریق ہدایت وصواب ہے، ان کو کھینچ تان کر غلط تاویلات کرنا سراسر گمراہی ہے۔

لہٰذا اب اگر فریق مخالف قواعد سے انحراف کرنے لگے تو مرزا صاحب کے بارے میں اپنا نظریہ بھی واضح کرے۔انہوں نے جو یہ لکھا ہے اس کا کیا حل ہوگا؟ بصورت مخالف۔

ایک اہم اصول:

مرزائیوں کے ساتھ بحث کرنے سے پہلے یہ طے کرلینا چاہیے کہ فریقین اگر آیات قرآنی وتفسیر وتشریح اپنی مرضی ورائے سے کریں گے تو بحث کا کوئی فائدہ نہ ہوگا، تم اپنے معنی بیان کروگے اور ہم اپنا معنی بیان کریں گے اور بحث کا حاصل کچھ نہ نکلے گا، اس لیے مناسب ہے کہ تیرہ صدیوں میں سے چند ایسے مفسرین ومجددین کا انتخاب کرلیں جن کی بات ہر دو فریق تسلیم کریں۔

چودھویں صدی کے مفسرین ومجددین کی بات بے شک نہ مانو، تیرہ صدیوں میں سے ایک مفسر ومجدد کا انتخاب کرلو جس کا بیان کیا ہوا معنی اور تفسیر معتبر اور قول آخر مانی جائے گی اور مجددین میں سے ان مجددین کا انتخاب کرتے ہیں جو فریقین کے نزدیک مسلم ہیں اور مرزائیوں کے مسلم مجددین کی فہرست کتاب ''عسل مصفی'' میں موجود ہے۔ یہ بھی واضح ہو کہ یہ کتاب عسل مصفی وہ کتاب ہے جو مرزا صاحب کے مریدِ خاص مرزا خدا بخش نے لکھی۔ اور وہ خود کتاب کی تمہید میں لکھتا ہے کہ:

''جب عاجز نے بوقتِ اوّل ایڈیشن کتاب عسل مصفی بحضور حضرت مسیح موعود (علیہ اللعنۃ) علیہ الصلوٰۃ والسلام پیش کی تو وہ کتاب کو دیکھ کر بہت مسکرائے۔ بعد ازاں زبان مبارک سے فرمایا کہ آپ ہی ہر روز بعد نماز مغرب اس کو سنا دیا کریں۔ چنانچہ بہ تعمیل ارشاد کئی ماہ تک مغرب سے عشاء تک سناتا رہا اور بعض دفعہ ایسا بھی اتفاق ہوا کہ بعض صاحبان نے مجھے مغرب سے پہلے کہہ دیا کہ آج ہم کچھ بحضور مسیح علیہ السلام سننا چاہتے ہیں تو میں کتاب ہمراہ نہ لے جاتا مگر، حضرت اقدس اس قدر دلچسپی اس کتاب سے ہوگئی تھی کہ جب میرے ہاتھ میں کتاب نہ دیکھتے تو فرماتے کیوں کتاب نہیں لائے، جاؤ، لاؤ اور سناؤ۔ (عسل مصفٰی: صفحہ 7 ایڈیشن دوم)

اس سے واضح ہوا کہ یہ کتاب مرزا صاحب کی مصدقہ ہے اور اس کے اندر جو مجددین کی فہرست ہے وہ مرزا غلام احمد کے نزدیک بھی مسلم مجددین ہیں اب ہم کتاب عسل مصفیٰ سے فہرست نقل کرنے سے پہلے مرزا قادیانی کی زبانی مجدد کی تعریف پیش کرتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں:

مجدد کی تعریف بزبان مرزا قادیانی:

(1) جولوگ خدا کی طرف سے مجددیت کی قوت پاتے ہیں وہ نرے استخواں فروش نہیں ہوتے بلکہ وہ واقعی طور پر نائب رسول ﷺ اور روحانی طور پر آنجناب کے خلیفہ ہوتے ہیں خدا تعالیٰ انہیں ان تمام نعمتوں کا وارث بناتا ہے جو نبیوں اور رسولوں کو دی جاتی ہیں اور ان کی باتیں از قبیل جوشیدن ہوتی ہیں نہ محض از قبیل کوشیدن اور وہ حال سے بولتے ہیں نہ مجرد قال سے اور خدا تعالیٰ کے الہام کی تجلی ان کے دلوں پر ہوتی ہے اور وہ ہر ایک مشکل کے وقت روح القدس سے سکھلائے جاتے ہیں اور ان کی گفتار و کردار میں دنیا پرستی کی ملونی نہیں ہوتی کیونکہ وہ بکلی مصفی کیے گئے اور تمام و کمال کھینچے گئے ہیں۔ (فتح اسلام حاشیہ۔روحانی خزائن: جلد3،صفحہ 7)

(2) وہ مجدد خدا تعالیٰ کی طرف سے آئے گا یعنی علوم لدنیہ اور آیات سماویہ کے ساتھ۔
(ازالہ اوہام حصہ اول،صفحہ 154۔روحانی خزائن: جلد3،صفحہ 179)

(3) مجدد مجملات کی تفسیر کرتا ہے اور کتاب اللہ کے معارف بیان کرتا ہے۔

(4) مجدد خدا تعالیٰ کی تجلی کے مظہر ہوتے ہیں۔
(سراج دین کے چار سوالوں کے جواب: صفحہ 15۔روحانی خزائن: جلد3،صفحہ 341)

(5) مجدد لوگ دین میں کوئی کمی بیشی نہیں کرتے گمشدہ دین پھر دلوں میں قائم کرتے ہیں یہ کہنا کہ مجددوں پر ایمان لانا کچھ فرض نہیں خدا کے حکم سے انحراف ہے وہ فرماتا ہے "**من كفر بعد ذلك فاولئك هم الفاسقون**" بعض جاہل کہا کرتے ہیں کہ کیا ہم پر اولیاء کا ماننا فرض ہے۔سو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بیشک فرض ہے ان کی مخالفت کرنے والے فاسق ہیں۔
(شھادۃ القرآن صفحہ 36 طبع لاہور۔روحانی خزائن: جلد6،صفحہ 338)

پہلی صدی میں اصحاب ذیل مجدد تسلیم کیے گئے ہیں:

(1) عمر بن عبدالعزیز (2) سالم (3) قاسم (4) مکحول

علاوہ ان کے اور بھی اس صدی کے مجدد مانے گئے ہیں چونکہ جو مجدد جامع صفات حسنیٰ ہوتا ہے وہ سب کا سردار اور فی الحقیقت وہی مجدد فی نفسہٖ مانا جاتا ہے اور باقی اس کے ذیل سمجھے جاتے ہیں جیسے انبیاء بنی اسرائیل میں ایک نبی بڑا ہوتا تھا تو دوسرے اس کے تابع ہو کر کارروائی

کرتے تھے۔ چنانچہ صدی اول کے مجدد متصف بجمیع صفات حسنی حضرت عمرؓ بن عبدالعزیز تھے۔

دوسری صدی کے مجدد اصحاب ذیل ہیں:

(1) امام محمد ادریس ابوعبداللہ شافعی (2) احمد بن محمد بن حنبل شیبانی (3) یحییٰ بن معین بن عون غطفانی (4) اشہب بن عبدالعزیز بن داؤد قیس (5) ابوبکر عمرو مالکی مصری (6) خلیفہ مامون رشید بن ہارون (7) قاضی حسن بن زیاد حنفی (8) جنید بن محمد بغدادی صوفی (9) سہل بن ابی سہل بن رنحلہ الشافعی (10) بقول امام شعرانی حارث بن اسعد محاسبی ابوعبداللہ صوفی بغدادی (11) اور بقول قاضی القضاۃ علامہ عینی احمد بن خالد الخلال ابوجعفر حنبلی بغدادی۔

تیسری صدی کے مجدد اصحاب ذیل ہیں:

(1) قاضی احمد بن شریح بغدادی شافعی (2) ابوالحسن اشعری متکلم شافعی (3) ابوجعفر طحاوی ازدی حنفی (4) احمد بن شعیب (5) ابوعبدالرحمٰن نسائی (6) خلیفہ مقتدر باللہ عباسی (7) حضرت شبلی صوفی (8) عبیداللہ بن حسین (9) ابوالحسن کرخی وصوفی حنفی (10) امام بقیبن مخلد قرطبی مجدد اندلس اہل حدیث۔

چوتھی صدی کے مجدد اصحاب ذیل ہیں:

(1) امام ابوبکر باقلانی (2) خلیفہ قادر باللہ عباسی (3) ابوحامد اسفرانی (4) حافظ ابونعیم (5) ابوبکر خوارزمی حنفی (6) بقول شاہ ولی اللہ ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ المعروف بالحاکم نیشاپوری (7) امام بیہقی (8) حضرت ابوطالب ولی اللہ صاحب قوت القلوب جو طبقہ صوفیاء سے ہیں (9) حافظ احمد بن علی بن ثابت خطیب بغداد (10) ابواسحاق شیرازی (11) ابراہیم بن علی یوسف فقیہ و محدث۔

پانچویں صدی کے مجدد اصحاب ذیل ہیں:

(1) محمد بن محمد ابوحامد امام غزالی (2) بقول عینی وکرمانی حضرت راعونی حنفی (3) خلیفہ مستظہر بالدین مقتدی باللہ عباسی (4) عبداللہ بن محمد انصاری ابواسماعیل ہروی (5) ابوطاہر سلفی (6) محمد بن احمد ابوبکر شمس الدین سرخسی فقیہ حنفی۔

چھٹی صدی کے مجدد اصحاب ذیل ہیں:

(1) محمد بن عمر ابوعبداللہ فخر الدین رازی (2) علی بن محمد (3) عز الدین بن کثیر (4) امام رافعی شافعی صاحب زبدہ شرح شفا (5) یحییٰ بن حبش بن میرک حضرت شہاب الدین سہروردی شہید امام طریقت (6) یحییٰ بن اشرف بن حسن محی الدین لوذی (7) حافظ عبدالرحمٰن ابن جوزی (8) حضرت عبدالقادر جیلانیؒ سرتاج طریقہ قادری۔

ساتویں صدی کے مجدد اصحاب ذیل ہیں:

(1) احمد بن عبدالحلیم تقی الدین ابن تیمیہ حنبلی (2) تقی الدین ابن دقیق السعید (3) شاہ شرف الدین مخدوم بھائی سندی (4) حضرت معین الدین چشتی (5) حافظ ابن القیم جوزی شمس الدین محمد بن ابی بکر بن ایوب بن سعد بن القیم الجوزی درعی دمشقی حنبلی (6) عبداللہ بن اسعد بن علی بن سلیمان بن خلاج ابومحمد عفیف الدین یافعی شافعی (7) قاضی بدرالدین محمد بن عبداللہ الشبلی حنفی دمشقی۔

آٹھویں صدی کے مجدد اصحاب ذیل ہیں:

(1) حافظ علی بن حجر عسقلانی شافعی (2) حافظ زین الدین عراقی شافعی (3) صالح بن عمر بن ارسلان قاضی بلقینی (4) علامہ ناصر الدین شاذلی بن سنت میلی

نویں صدی کے مجدد اصحا ذیل ہیں:

(1) عبدالرحمٰن بن کمال الدین شافعی معروف بہ امام جلال الدین سیوطی (2) محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی شافعی (3) سید محمد جونپوری مہتدی اور بقول بعض دسویں صدی کے مجدد ہیں (4) حضرت امیر تیمور صاحبِ قرآن، فاتح عظیم الشان۔

دسویں صدی کے مجدد اصحاب ذیل ہیں:

(1) ملا علی قاری (2) محمد طاہر فتنی گجراتی، محی الدین محی السنہ (3) حضرت علی بن حسام الدین معروف بہ علی متقی ہندی مکی

گیارہویں صدی کے مجدد اصحاب ذیل ہیں:

(1) عالم گیر بادشاہ غازی اورنگ زیب (2) حضرت آدم بنوری صوفی (3) شیخ احمد بن عبدالاحد بن زین العابدین فاروقی سرہندی معروف بامام ربانی مجدد الف ثانی

بارہویں صدی کے مجدد اصحاب ذیل ہیں:

(1) محمد بن عبدالوہاب بن سلیمان نجدی (2) مرزا مظہر جان جاناں دہلوی (3) سید عبدالقادر بن احمد بن عبدالقادر حسنی کوکیانی (4) حضرت احمد شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی (5) امام شوکانی (6) علامہ سید محمد بن اسماعیل امیر یمن (7) محمد حیات بن ملا زیہ سندھی مدنی۔

تیرھویں صدی کے مجدد اصحاب ذیل ہیں:

(1) سید احمد بریلوی (2) شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (3) مولوی محمد اسماعیل شہید دہلوی (4) بعض کے نزدیک شاہ رفیع الدین صاحب بھی مجدد ہیں (5) بعض نے شاہ عبدالقادر کو مجدد تسلیم کیا ہے، ہم اس کا انکار نہیں کر سکتے کہ بعض بزرگ ایسے بھی ہوں گے جن کو مجدد مانا گیا ہو اور ہمیں اطلاع نہ ملی ہو۔ (عسل مصفیٰ: جلد اول صفحہ 162 تا 165)

نوٹ: مرزا خدا بخش کی اس دی گئی فہرست میں تیرہ صدیوں کے مجددین کی تعداد تراسی (۸۳) بنتی ہے۔

کتاب عسل مصفیٰ کی تائید وتوثیق:

واضح ہو کہ مولوی خدا بخش مصنف کتاب عسلِ مصفیٰ اپنی اس کتاب کے صفحہ 6 اور 7 پر لکھتا ہے کہ حکیم نورالدین بھیروی، مولوی عبدالکریم سیالکوٹی، مولوی محمد احسن امروہی نے اس رسالہ کو نہایت ہی پسند فرمایا۔ آگے لکھتا ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی رئیس قادیان مسیح موعود مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام (نعوذ باللہ) نے بھی اس ناچیز رسالے کو عزت کی نگاہ سے دیکھا اور اس کے سننے سے اظہار خوشی فرمایا۔......سو دوسری وجہ جو اس کتاب کے لکھنے کی محرک ہوئی وہ یہی ہے کہ خود ہادی امام میری ناچیز خدمت کو نظر قبولیت سے دیکھتے ہیں۔ (دیکھیے کتاب عسلِ مصفیٰ: جلد 1، صفحہ 43 ایڈیشن دوم)

مجددیت کے متعلق چند ضروری وضاحتیں

مرزائی ناواقف مسلمانوں سے اس انداز میں پوچھتے ہیں کہ چودھویں اور تیرھویں صدی کے مجدد کون ہیں؟ کہ وہ سوچنے لگ جاتے ہیں کہ شاید اس کے جانے بغیر ہمارا ایمان ناقص رہ جائے گا قادیانیوں کی اس دھوکہ دہی سے بچنے کے لیے یہ جاننا چاہیے کہ

(1) مجدد پر ایمان لانا ضروری نہیں ہے۔

(2) مجدد کو بھی اپنے مجدد ہونے کا علم ہونا ضروری نہیں ہے، ہوسکتا ہے کہ ایک شخص مجدد ہو لیکن اسے اپنے مقام کا علم نہ ہو۔

(3) ایک وقت میں ایک مجدد ہونا ضروری نہیں ہے، بیک وقت مختلف دینی شعبوں کے حوالہ سے کئی مجدد بھی ہوسکتے ہیں۔

(4) مجدد ایک اعلیٰ درجہ کا عالم اور بزرگ ہی ہوسکتا ہے، مرزا قادیانی اس معیار پر پورا اترنے کی اہلیت نہ رکھتا تھا۔ نہ وہ بزرگ تھا، نہ ہی عالم تھا۔

مشق سبق نمبر 11

(1) حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق زیر بحث درست موضوع کون سا ہے؟ حیات ووفات یا رفع ونزول اور اس کی وجہ کیا ہے؟

(2) مرزائیوں سے موضوع پر قبول دلیل (قرآن سے) کی کسوٹی کیا ہے؟

(3) کتاب عسل مصفی کس کی ہے اور مرزا نے اس کے بارے میں کیا کہا ہے؟

(4) مجددین کے بارے میں مرزائی نظریہ کیا ہے؟

(5) ہر صدی کے ایک ایک مجدد کا نام لکھیں۔